الوسیط فی تفسیر القرآن المجید (امام الواحدی) میں مباحث الدخیل: ایک تحقیقی جائزہ

The Issue of Interpolation (*al-Dakhīl*) *in the Qur'anic Commentary of Imām al-Wāhidī titled al-Wasīt fī Tafsīr al- Qur'ān al- Majīd:*

A Research review

Aamina Mustafa

Ph.D Research Scholar, Department of Tafseer & Quranic Sciences, Faculty of Usuluddin, International Islamic University Islamabad.

Email : sky_aamina@yahoo.com

To cite this article

Aamina Mustafa , (2021) Urdu , ISSN no : 2790-0460

الوسیط فی تفسیر القرآن المجید (امام الواحدی) میں مباحث الدخیل: ایک تحقیقی جائزہ

The Issue of Interpolation (*al-Dakhīl*) *in the Qur'anic Commentary of Imām al-Wāhidī titled al-Wasīt fī Tafsīr al- Qur'ān al- Majīd:*

A Research review

Albahis: Journal of Islamic Sciences Research, *1*(2), 1–13. Retrieved from https://brjisr.com/index.php/brjisr/article/view/14

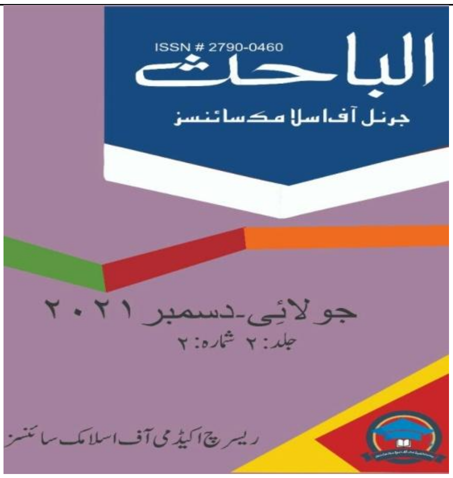

Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)

OPEN ACCESS

الوسیط فی تفسیر القرآن المجید (امام الواحدی) میں مباحث الدخیل: ایک تحقیقی جائزہ

The Issue of Interpolation (*al-Dakhīl*) *in the Qur'anic Commentary of Imām al-Wāhidī titled al-Wasīt fī Tafsīr al- Qur'ān al- Majīd:* A Research review

ABSTRACT

The Quran is an Ocean that has no limits Allah Almighty revealed it to the prophet Muhammad (P.B.U.H) Allah (S.W.T) has promised to save and protect it. The enemies of Quran tried to distort it and make changes in it, but they could not change anything in it. The holy prophet (P.B.U.H) interpreted its verses that were unclear to his companions, and they followed him. Similar was the way of followers of the companions and after them their followers also did the same. One of the Sources, which were consulted by the companions and their follower to interpret the Quran, were people of the book, particularly Abdullah bin Salam and Ka'ab al-Akhbaar and wahab bin Munabeh. From here some of the Stories of the Israelites entered in the interpretations of the Quran especially in the era of the followers and those who come after them. After the martyrdom of the caliph Othman (may Allah be pleased with him) sprung out differences and conflicts. And the enemies of Islam found an opportunity to fabricate Ahadith. Later, a number of different sects came into being who interpreted the Quran according to their own principles and doctrines. In this way, the amount of the Dakheel increased and engrossed into the interpretations of the Quran. In this paper i have attempted to explain kinds of interpolation (Al-dakhil) and its causes in the Quranic commentary of Imam al Wahidi Titled al Wasit-fi-Tafsir al-Quran al Majid, This research article is important because Israiliyyat (traditions borrowed from Jews) and fabricated Ahadith that have been interpolated into the Tafsir of Quran is a serious intellectual challenge for the Muslim Ummah and it is duty of Muslim scholars to address this issue on sound academic grounds. This particular scenario has, therefore encouraged me to choose the aforesaid topic for writing my paper .

Keywords:

Al-Dakhil, Imam Al-Wahidi, Al-Wasit fi Tafsir Al-Quran Al Majid,

کلیدی الفاظ: الدخیل، امام الواحدی، قرآن مجید کی تفسیر میں ثالث

تعارف:

قرآن حکیم اللہ تعالی کی طرف سے نازل کردہ آخری اور مکمل صحیفہ ہدایت ہے۔ جو زندگی کے جملہ پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ جب تک ملت اسلامیہ کی حیات اجتماعی قرآنی ہدایت کے زیر اثر رہی عروج اور غلبہ ان کا مقدر رہا، مگر اس ہدایت کو ترک کرتے ہی ان کی عظمت تاریخ کے صفحات کی زینت بن گئی۔ قرآن کی حفاظت کا ذمہ اللہ نے خود لیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے " **انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون** "[1] دشمنان اسلام نے اس مقدس کلام کو تحریف کرنے کی کوشش کی مگر وہ ناکام رہے۔ آپ ﷺ نے قرآن پاک کی تفسیر کی اور مشکل الفاظ کی تشریح بیان کی جس طرح آپ ﷺ نے صحابہ اکرام پر قرآن کو واضح کیا اسی طرح اصحاب رسول ﷺ نے تابعین کے لیے اس پاک کلام کی تفسیر کی پھر اسی طرح ان خدمات کا سلسلہ تبع تابعین کے لئے تابعین کا جاری رہا۔ اس سفر میں صحابہ کرام اور تابعین نے جن مصادر اور ماخذات کا استعمال کیا ان میں اہل کتاب سر فہرست رہے۔ پس وہ عبداللہ بن اسلام کعب الاخبار اور وہب بن منبہ سے مروی روایات اور تشریحات کی طرف راغب ہوئے جو کہ تفاسیر میں بعض اسرائیلی روایات کے شامل ہونے کی بڑی وجہ بنی۔ خلیفہ عثمان بن عفان کے قتل کے بعد اختلافات اور فتنوں کا سلسلہ شروع ہوا تو دشمنان اسلام نے موقع پا کر من گھڑت احادیث وضع کرنی شروع کر دیں۔ اسی طرح فرقے بنے اور انہوں نے اپنے افکار اور اصولوں کے مطابق قرآن پاک کی تفسیریں کیں جو کہ " الدخیل" کی تفاسیر میں منتقلی کی بڑی وجہ بنی اس موضوع میں دلچسپی کی وجہ سے میں نے اپنے مقالے میں تفسیر امام الواحدی الوسیط فی تفسیر القرآن المجید کے حوالے سے الدخیل کی اقسام اور اس کے اسباب کا ایک تحقیقی جائزہ پیش کیا ہے۔

امام الواحدی کے حالات زندگی

آپ کا نام علی بن احمد بن علی بن متویہ الواحدی اور کنیت ابو الحسن[2] ہے۔ آپ کی پیدائش ۸۹۳ھ میں نیسابور میں ہوئی[3] آپ نے اپنی تعلیم بہت سے مشہور علماء سے حاصل کی جن میں ابو الحسن القھندزی ابوطاہر بن محمش الزیادی ابوالفضل العروضی احمد بن الحسن الحیری، ابوالحسن المالکی شامل ہیں[4]، آپ کے تلامید کی تعداد بھی بیشمار ہے جن میں عبدالغاضر بن محمد الفارسیی النیسابوری، احمد بن عمر الارغیانی، ابو محمد الخواری البیھقی[5] شامل ہیں۔ طویل علالت کے بعد آپ کا انتقال نیسابور ہی میں جمادی الثانی 468ھ میں ہوا۔[6]

آپ نے مختلف علوم وفنون پر کام کیا جن میں تفسیر وعلوم القرآن، النحو والأدب اور دوسرے جملہ علوم شامل ہیں۔ آپ کی مشہور تصنیفات میں:

البیسط فی تفسیر القرآن الکریم، الوسیط فی تفسیر القرآن الکریم، الوجیز فی تفسیر القرآن الکریم، معانی التفسیر، مسند التفسیر، مختصر التفسیر، الحاوی لجمیع معانی التفسیر فضائل القرآن، رسالتہ فی شرف علم التفسیر، الإعراب فی علم الإعراب، مقاتل القرآن لکریم، اسباب النزول نفی التحریف عن القرآن الشریف، مختصر فی علم کتاب المغازی، کتاب الدعوات والمحصول، التفسیر فی شرح اسماء اللہ الحسنی، تفسیر اسماء النبی ﷺ شامل ہیں۔

---

[1] - القرآن 15 : ۹

[2] - تاج الدین بن علی السبکی، طبقات الشافعیتہ (ھجر: البطاعتہ والنشر والتوزیع، ۳۱۴۱)، ج ہ، ص ۳۲ ـ ۳۴۲.

[3] - ابن العماد الحنبلی، شذرات الذھب (بیروت: داراحیاء التراث العربی)، ج ۳، ص ۳۳ .

[4] - شمس الدین ابو عبداللہ الذھبی، سیر اعلام النبلاء (بیروت: موسستہ الرسالتہ، ۵۰۴۱ھ)، ج ۱۷، ص ۹۸۳

[5] - یاقوت العموی، معجم البلدان (بیروت: دار صادر، ۰۹۹۱م)، ج ۲، ص ۴۹۳

[6] - ابوالعباس شمس الدین بن فلکان، وضات الائمان وانباد انباد الزمان، (بیروت: دار صادر ۱۷۹۱)، ج ۳، ص ۴۰۳

تفسیر الوسیط فی تفسیر القرآن المجید کی تعریف:

امام الواحدی کا تفسیر کے میدان مین بہت سا علمی کام موجود ہیں جن میں آپ کے تفسیر الوسط فی تفسیر القرآن المجید شامل ہے جیسا کہ آپ نے اپنی تفسیر کے مقدمہ میں ذکر کیا ہے کہ یہ تفسیر آپ کی دوسری دونوں تفاسیر البسیط اور الوجیز کی درمیانی صورت ہے۔[7] آپ کی تفسیر میں جو روایات مروی کی گئی ہیں وہ زیادہ تر متصل سند کے ساتھ اصحاب رسول ﷺ اور تابعین سے نقل کی گئی ہیں۔[8] آپ نے اپنی اس تفسیر کے شروع میں مقدمہ لکھا پھر سورۃ فاتحہ سے شروع کر کے سورۃ الناس تک تفسیر بیان کی جس میں مکی اور مدنی ہر سورت کے حروف کی تعداد بیان کی اور وہ روایات بھی بیان کی جن سے سورت کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے۔آپ کی تفسیر کی جدید طبع 1415ھ/ 1994م بیروت میں دار لکتب العلمیۃ میں ہوئی۔ یہ تحقیق شدہ طبع چار جلدوں میں ہے۔

تفسیر الوسیط کے اہم ماخذات

ا۔ کتب تفسیر:

امام الواحدی نے اپنی تفسیر میں بہت سی کتب تفسیریہ کی طرف رجوع کیا۔ جن میں تفسیر ابن عباس، تفسیر مجاہد، تفسیر معانی القرآن للزجاج شامل ہیں۔

ب۔ کتب علوم القرآن :

آپ نے علوم القران کے حوالے سے اپنی کتاب اسباب نزول القرآن کی طرف رجوع کیا۔

ج۔ کتب الحدیث:

کتب الحدیث میں آپ نے صحیح البخاری اور صحیح مسلم کا استعمال کیا۔

د۔ کتب فقہ:

آپ نے چاروں آئمہ کی کتابوں کی طرف رجوع کیا.

ہ۔ کتب اللغۃ، النحو اور المعانی:

اس سلسلے میں اہم کتابیں: معانی القرآن للفراء، ابی عبیدہ کی کتاب مجاز القرآن، ازہری کی کتاب، تہذیب اللغۃ کی طرف رجوع کیا اور ان کو بطور ماخذات استعمال کیا۔

تفسیر الوسیط کو بیان کرنے میں امام الواحدی کا اندازِ بیان:

تفسیر الوسیط کو بیان کرنے میں امام نے روایت اور درایت دونوں طریقوں کو ملحوظ خاطر رکھا۔آپ نے تفسیر بالمعقول اور تفسیر بالماثور دونوں کا انتظام کیا۔ آپ نے تفسیر کرتے ہوئے قرآن کی قرآن سے تشریح کی اور اگر کہیں آیت کی تشریح حدیث رسول سے ہوتی ہو تو اسے بھی ذکر کیا۔اور قرآنی آیات کو اقوال صحابہ اور تابعین سے بھی بیان کیا۔ اسباب النزول کا بھی التزام کیا، نیز اقوال اہل اللغۃ اور علم معانی القرآن سے بھی استفادہ کیا۔ کہیں کہیں بعض مسائل الفقہیہ کا بھی بیان سامنے آیا۔ بہت کم مسائل النحویہ کا تذکرہ کیا اور ہر سورت کے شروع میں سورت کی فضیلت کے متعلق احادیث کا تذکرہ کیا۔[9]

7- عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی، طبقات المفسرین (القاھری، مکتبۃ وھبۃ، ۱۳۹۶ھ)، ص ۳۳

8- ابوالحسن علی بن احمد الواحدی الوسیط فی تفسیر القرآن المجید (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۱۵ھ)، ج ا، ص ۵

9- علی محمد الزبیری، ابن جزی و منھجہ فی التفسیر (دمشق: دار القلم، ۱۴۰۷ھ)، ج ا، ص ۵۲

الدخیل کے لغوی اور اصطلاحی معنی:

لغت میں الدخیل سے مراد عیب، فساد اور دغا ہے۔ یہ مکر اور دھوکہ دینے کے معنی دیتا ہے۔ مثلاً کسی کلمے کا اصل کلام عرب میں نہ ہونا بلکہ وہ داخل ہو گیا ہو۔[10] الراغب الاصفہانی اپنی کتاب المفردات میں بیان کرتے ہیں الدخیل کنایہ کے طور پر فساد اور عداوۃ کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔[11]

علمائے تفسیر کی اصطلاح میں الدخیل کے معنی:

وہ تفسیر جس کی دین میں اصل موجود نہ ہو مگر وہ تفاسیر میں داخل ہو گئی ہو جن کی اصل ثابت ہوتی ہو جو اصل کے مقابلے میں ہو۔[12]

اصطلاح میں اس سے مراد وہ تفسیر ہے جس کی دین میں کوئی اصل نہ ہو یعنی جس کی اصل کتاب اللہ اور سنتِ رسول ﷺ اور اقوال الصحابہ اور تابعین سے ثابت نہ ہوتی ہو۔[13]

الدخیل کی ابتداء

تفسیر میں الدخیل کی شروعات حدیث کی تدوین کے ساتھ ہی شروع ہوئی۔ جس طرح ہم حدیث میں صحیح اور ضعیف روایات کو دیکھتے ہیں اسی طرح راوی کے بارے میں کہ کون موثوق یعنی ثقہ راوی ہے اور کون مشکوک اور کون احادیث کو وضع کرنے والا ہے اسی طرح تفاسیر کو روایت کرنے والے مفسرین کو بھی دیکھا جاتا ہے۔ روایات کو وضع کرنے کا سلسلہ 541ھ میں شروع ہوا جب مسلمان سیاسی لحاظ سے اختلافات کا شکار ہوئے اور وہ شیعہ، خوارج فرقوں میں بٹ گئے اور انھوں نے اپنی خواہشات کے مطابق باطل اور من گھڑت روایات بنائیں۔ اور اپنے اغراض کے لئے ان روایات کو دین میں شامل کیا۔[14]

جیسا کہ ابو شہبہ نے اپنی کتاب الاسرائیلیات والموضوعات فی کتب التفسیر میں رقم کیا ہے، جب اسلام کا دائرہ وسیع ہوا اور اسلام میں بہت سی قومیں جن میں فارسی، رومی اور مصری شامل ہیں داخل ہوئیں۔ ان میں دین کے مخلص لوگ بھی تھے اور وہ بھی شامل تھے جو دین سے بغض اور عداوت رکھتے تھے۔ ان منافقین میں زندیق نامی ایک طبقہ تھا۔ اسی طرح یہودی اور عیسائیوں میں ایسے لوگ بھی تھے جو اسلام کے لئے عداوت رکھتے تھے اسی طرح اہلِ تشیع میں ایسے فرقے بنے جنھوں نے حضرت علی اور اہلِ بیت کے حق میں من گھڑت حدیثیں گھڑنی شروع کر دیں اور یہ گمان پھیلایا کہ حضرت علی نبی کریم ﷺ کے بعد خلافت کے حق دار ہیں[15] اور حضرت عثمان اور حضرت عمر کی خلافت کے خلاف کھڑے ہوئے، عثمانیہ حضرت عثمان کے حق میں تھے اسی طرح مروانیہ ایک طبقہ معاویہ اور نبی امیہ کے حق میں کھڑے ہوئے اور خوارج شیعہ کے خلاف ہوئے۔[16] غرض ہر فرقہ اور طبقہ اپنی آراء کے مطابق اور اپنی خواہشات کے مطابق تفسیر، حدیث، احکام حتی کہ سیر میں تحریفات کرنی شروع کر دی۔[17] انہی واقعات کی جانب ابن سرین، امام مسلم اور امام نووی نے اپنی کتب میں اشارہ کیا ہے۔

الدخیل کی اقسام:

الدخیل کی دو اقسام ہیں۔

1۔ الدخیل تفسیر بالماثور کی صورت میں

2۔ الدخیل تفسیر بالرای کی صورت میں جبکہ الدخیل بالماثور کی دو اقسام ہیں جن میں۔ 1۔ ضعیف اور موضوع احادیث ہیں۔ 2۔ اور اسرائیلیات۔

---

[10] ۔الفیروز آبادی، القاموس المحیط (بیروت، موسسۃ الرسالۃ، ۱۴۲۶ھ)، ج ۳، ص ۵۷۳

[11] ۔الراغب الاصفہانی، المفردات فی غریب القرآن، (دمشق: دار القلم الدار الشافعیۃ، ۱۴۱۲ھ)، ص ۳۲۱

[12] ۔ ابراہیم خلیفہ، الدخیل فی التفسیر، (مصر: دار لبنان، ۱۴۰۴ھ)، ج 1، ص ۲۲

[13] ۔ عبدالوھاب فاید، الدخیل فی التفسیر القرآن الکریم، (مصر: مطبعۃ حسان، ۱۳۹۸ھ)، ج 1، ص ۳۱۔۴۱

[14] ۔محمد حسین لذھبی، التفسیر والفسرون، (القاھرۃ: مکتبۃ وھبۃ، ۱۳۲۶ھ)، ج 1، ص ۱۰۹

[15] ۔ محمد بن محمد بن سویلم ابو شبھۃ الاسرائیلیات والموصوعات فی کتب التفسیر الندوی المنھاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج (بیروت: داراحیاء) ص 327

[16] ۔امام الندوی المنھاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج (بیروت: دار حیاء الثراث العربی، ۱۳۹۲ھ)، ج 1، ص 83

[17] ۔مرجع سابق، ص 327

جبکہ تفسیر بالرائی میں۔ 1۔ لعت میں دحیل 2 بعض اسلامی فرقوں کی تاویلات 3 جدید علمی تفسیریں جو سائنس سے وابسطہ ہو۔

الدخیل کے موضوع پر لکھی گئی مشہور کتابیں:

1۔ الدخیل فی التفسیر دکتور ابراہیم عبدالرحمٰن محمد خلیفہ، ن دار لبنان ہمصر ۱۴۰۳ھ۔ ۱۹۸۴م

2۔ الدخیل فی تفسیر القرآن الکریم عبدالوھاب، عبدالوھاب فاید، ط 1، س، ۱۳۹۸ھ۔ ۱۹۷۸م، مط حسان۔

3۔ اصول الدخیل فی تفسیر آیي التنزیل لادکتود جمال مصطفیٰ عبدالصمد عبدالوھاب النجار، مط الحسین الاسلامیہ 1422ھ

4۔ الدخیل فی التفسیر درستہ و تطبیق عبدالرحیم مختار مرزوق، ط 1، س، 1420ھ۔ 2000م، ن دار النھضۃ العربیۃ القاھرۃ

5۔ الدخیل فی التفسیر القرآن الکریم استاذ الدکتور عبدالفتاح خضر ن موسیۃ المعارف الطباعۃ والنشر 1998م۔

6۔ الدخیل فی التفسیر الامام ابن جریر الطبری کی (الجزء الثانی والثالث من القرآن الکریم دکتور ابراہیم برکۃ

7۔ البدایات الاولی لاسرائیلیات فی الاسلام حسینی یوسف الاطیر مکتبہ الناخذہ القاھرۃ

8۔ الاسرائیلیات فی التفسیر القرآنی معمد وھیب علام، دار العلوم العربیۃ للطباعۃ والنشر 2007م

9۔ الدخیل فی التفسیر علی حسن السید رضوان، معلۃ الشریعۃ والدراباشات، الاسلامیۃ جامعۃ الازھر القاھرہ مصر

10۔ الدخیل فی التفسیر احمد عبدالمھیمن، القاھرہ مصر 2000م

11۔ الدخیل فی تفسیر الطبری علی ھمت صالح قسم التفسیر وعلوم القرآن مکتبۃ اصول الدین، جامعۃ الازھر القاھرۃ مصر، رسالہ الدکتوراۃ، عام 1990م

12۔ الدخیل فی قصص التنزیل محمد بن سعد السعید دار لنیل للطباعۃ والنشر 2001

13۔ الدخیل والاسرائیلیات فی الطبری محمد قاسم قسم التفسیر وعلوم القرآن، کلیہ اصول الدین جامعۃ الازھر القاھرہ مصر، رسالۃ الدکتوراۃ عام 1987

14۔ الدخیل فی التفسیر الطبری نال ھاوی السغالی، قسم التفسیر و علم القرآن کلیۃ اصول الدین جامعۃ الازھر القاھرۃ مصر، رسالۃ الدکتوراۃ عام 1985م

15۔ الدخیل فی التفسیر الطبری سعید السعید عبداللطیف، قسم التفسیر وعلوم القرآن، کلیۃ اصول الدین، جامعۃ الازھر القاھرۃ مصر، رسالۃ الدکتوراۃ عام 1987م

16۔ الدخیل فی التفسیر المحمدی عبدالرحمٰن، مط حسان 2009م جامعۃ الازھرہ القاھرۃ مصر۔

17۔ الدخیل من اسباب التنزیل دکتور ابوعمر نادی بن محمد حسن الازھری، ط 1، 1420ھ۔ 1999 مطبعۃ الامانۃ۔

18۔ الاسرائیلیات والموضوعات فی کتب التفسیر الدکتور محمد بن محمد ابوشھبۃ ط 1408ھ مکتبہ السنۃ الدار السلفیۃ النشر العلم القاھرۃ

19۔ الاسرائیلیات فی التفسیر والحدیث الدکتور محمد حسین الذھبی، ط، 4، 1471ھ مکتبہ وھبۃ القاھرۃ

20۔ الاتجاحات المنحرفۃ فی التفسیر القرآن الکریم الدکتور محمد حسین لذھبی 1986م، ط: ۳، مکتبہ وھبۃ للطباعۃ والنشر

21۔ التفسیر والمفسرون لمحمد حسین الذھبی، ط 8، 2003م شرمکبۃ وھبۃ

22۔ الموضوعات لابن الجوزی، ط: 1، 1966م، دار الکتب العلمیۃ

23۔ مقدمۃ فی اصول التفسیر لابن تیمیۃ دار مکتبۃ الحیاۃ بیروت، لبنان، 1980م

الدخیل کے تفاسیر میں منتقل ہونے کے اسباب:

1۔روایات میں عدم تحقیق:

الدخیل کے تفاسیر میں منتقل ہونے کے اسباب میں ایک پہلو روایات کو روایت کرتے ہوئے تحقیق کے عنصر میں کوتاہی ہے۔ تفسیر الماثور کی تدوین کے چوتھے دور میں روایات کو نقل کرتے ہوئے سند کو حذف کر دیا جاتا تھا اور ساتھ ہی صحۃ کے اعتبار سے روایات میں عدم تحقیق ہوتی تھی جس کا نتیجہ صحیح روایات کا ضعف اور موضوع روایات کے ساتھ خلط ملط کی صورت میں ظاہر ہوا۔ جنھوں نے اس طریقے کو رواج دیا ان میں ابو اللیث نصر بن محمد بن ابراہیم السمرقندی[18] جن کی تفسیر" بحر العلوم " اسی طرح یہی طریقہ امام بغوی نے اپنی تفسیر" معالم التنزیل" میں اختیار کیا یہ وہ تفاسیر ہیں جنھوں نے روایات کو نقل کرتے ہوئے اسناد کو حذف کر دیا اس طرح الدخیل تفاسیر میں منتقل ہونا شروع ہوئی اور صحیح کا صغیف اور موضوع روایات کے ساتھ اختلاط ہوا[19]

۲۔راوی پر تحقیق کیے بغیر روایات کو نقل کرنے کا رجحان:

ماضی میں مفسرین نے کتاب اللہ کی تفسیر میں اسرائیلیات کے رجحان نے تفسیر کے میدان میں منفی اثرات مرتب کیے مفسرین کے اسرائیلی روایات کو نقل کرنے کے رجحان نے من گھڑت قصے تفاسیر میں داخل کئے تاکہ قارئین کے لئے دلچسپی کا اہتمام کر سکیں جن اصحاب نے یہ اسرائیلی روایات قصص الانبیاء نقل کی ان میں 4 اصحاب قابل ذکر ہیں ا۔ عبداللہ ابن سلام، کعب الاخبار، وھب بن منبہ اور عبدالملک بن عبدالعزیز ابن صریح۔ ان اصحاب سے روایت کی عدم صحۃ اور غیر ثقہ ثابت ہوتی ہے[20] اسی طرح تفاسیر میں موضوع روایات کا ایک بڑا ذخیرہ موجود ہے جیسا کہ وہ احادیث جو ثعلبی واحدی اور زمخشری سے قرآن کی سورتوں کی فضیلت کے بارے میں مروی ہیں وہ جمہور علماء کی نظر میں موضوع روایات ہیں اور اس پر علماء کا اتفاق ہے۔

۳۔دشمنان اسلام کی چالیں:۔

جیسے جیسے اسلام پھیلتا گیا بہت سی اقوام جن میں رومی مصری، فارسی شامل تھے دائرہ اسلام میں داخل ہوئے انھی میں مخلصین اسلام بھی شامل تھے اور منافقین بھی شامل ہوئے جو ظاہری طور پر تو مسلمان ہوئے مگر دل میں عداوت اور نفرت لئے بیٹھے تھے جن میں زنادقہ نامی ایک طبقہ اور یہود میں السید الحہ نامی شخص تھا۔ اسی طرح ایک یہودی ابن سبا تھا جو آپ ﷺ کے بعد خلافت کا مستحق حضرت علیؑ کو سمجھتا تھا اور آل بیت کے حق میں بولتا تھا اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے خلاف کھڑا ہوا اور خود سے حضرت علیؑ کی شان میں احادیث گھڑنی شروع کیں[21] اس طرح شیعہ طبقہ حضرت علیؑ کے حق میں اٹھا اور عثمانیہ حضرت عثمان کے حق میں اٹھے اور خوارج طبقہ شیعہ سے باغی ہوا، غرض بہت سے فرقے اور طبقے معرض وجود میں آئے اور سازشیں اور لڑائیاں شروع کیں اور ہر طبقہ اپنی آراء اور خواہشات کو مد نظر رکھتے ہوئے قرآنی آیات کی تشریح کرنے لگا۔ جو کہ تفسیر میں دخیل کی منتقلی کا سبب بنا۔

4۔لغت (زبان) سے عدم واقفیت:۔

یہ الدخیل کی وہ قسم ہے جس میں لغت (زبان) سے عدم واقفیت کی وجہ سے تفاسیر میں منتقل ہوئی جس میں قواعد النحویۃ سے عدم واقفیت اور لغوی قواعد سے عدم واقفیت اسی طرح قراءات سے متعلق ہے۔ وہ الدخیل جو لغوی قواعد سے عدم واقفیت ہے ان میں کلمۃ کو اس کے اصل معنی کی بجائے کسی اور معنی میں تبدیل کرنا اسی طرح لفظ کی تفسیر اس انداز میں کرنا کہ جس پر لغۃ العرب دلالت نہ کرتی ہو۔ اور قرآن کے الفاظ کا ایسا معنی بیان کرنا جو حقیقت میں اس کے معنی بیان نہ کرتا ہو، یا پھر آیت کا ایسا معنی بیان کرنا جو لغت میں معروف نہ ہو اور قریب ہو۔ یا پھر آیت کی ایسی تفسیر اس انداز میں کرنا کہ وہ عقلاً اور شرعاً اس

---

[18]۔ آپ کا نام نصر بن محمد بن احمد بن ابراہیم السمرقندی اور کنیت ابو اللیث ہے۔ اور لقب امام الھدی آپ حنفی علماء تھے صوفی اور زاہدین میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ (خیر الدین الزرکلی، الاعلام (بیروت: دار لعلم للملایین ۵۰۰۲ء)، ج 8، ص ۲۷

[19]۔ عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی، تدریب الراوی فی شرح تقریب النووی (مصر دار الکتب) 1385ھ، ص 183

[20]۔ لذھبی مصدر سابق، ج 1، ص ۳۳۱

[21]۔ ابو شھبۃ، الاسرائیلیات والموضوعات فی کتب التفسیر، ص ۰۲

کے خلاف ہو۔ یا پھر آیت کی ایسی تفسیر بیان کی جائے جو اس کے سیاق و سباق کے خلاف ہو۔ اسی طرح صحیح قراءات کو رد کرتے ہوئے تفسیر کرنا اور غلط قراءات لینا۔ اسی طرح نحو اور حرف کے قواعد سے عدم واقفیت بھی دخیل کی تفاسیر میں منتقلی کا باعث بنی۔

تفسیر الوسیط میں الدخیل احادیث ضعیفہ کی صورت میں:

امام الواحدی نے تفسیر الوسیط میں بہت سی ضعیف احادیث نقل کی ہیں مثلاً آپ سورۃ الرعد کی آیت نمبر 6 کی تفسیر بیان کرتے ہوئے حدیث کی سند کا تذکرہ کرتے ہیں جس میں حماد بن سلمۃ عن علی بن زید بن جدعان کی سند کو نقل کیا[22]

جمہور علماء کی نظر میں راویوں کا یہ سلسلہ اسناد میں حدیث کے ضعیف کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ جیسا کہ ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں اس سند کو ضعیف کہا[23] (اس طرح السعدی نے علی بن زید بصری واہی حدیث کہا اور بیان کیا کہ اس سے صحبت نہ لی جائے)[24] (ابن عیینۃ نے بھی اس کو ضعیف کہا اور ابن سعد لکھتے ہیں کے اس سند کے ساتھ زیادہ تر احادیث ضعیف شمار کی جاتی ہیں اور ان سے صحبت نہیں لینی چاہیے۔

اسی طرح امام الواحدی سورۃ الرعد کی تفسیر کرتے ہوئے جس میں آیت نمبر 18 میں آیت کی تفسیر کرتے ہوئے حدیث کی جس سند کا تذکرہ کرتے ہیں اس میں ایک راوی خرقد بن یعقوب السبجی)[25] (راوی کا ذکر آتا ہے وہ ضعیف منکر الحدیث ہیں[26] (۔امام بخاری نے اس راوی سے متعلق احادیث پر منکر کا حکم لگایا اور النسائی نے اس راوی کے بارے میں کہا کہ وہ ثقہ روی نہیں ہے۔ اور ابو حاتم نے ان کے بارے میں کہا کہ وہ حدیث میں قوی نہیں ہیں۔ اسی طرح احمد نے کہا کہ وہ قوی نہیں ہیں یعقوب بن شیبۃ بیان کرتے ہیں کہ آپ کی احادیث بہت زیادہ ضعیف ہیں اور حاکم ابو احمد نے کہا کہ ان کی حدیث منکر ہے۔ الجوزجانی نے کہا کہ آپ سے بہت ساری منکر احادیث معنی ہیں۔ امام الذھبی کے نزدیک بھی یہ راوی ضعیف ہے۔ اسی طرح ابن ابی خیثمہ نے بھی منکر کہا[27]

جمہور علماء کی نظر میں وہ ضعیف راوی شمار ہوتے

ہیں۔

تفسیر الوسیط میں الدخیل موضوع اخبار کی صورت میں:

امام الواحدی نے ہر سورت کی ابتدا میں سورتوں کی فضیلت سے متعلق روایات اور احادیث نقل کی ہیں، امام ابن تیمۃ کے قول کے مطابق تفاسیر میں موضوع روایات کا ایک بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے جس کو ثعلبی، واحدی اور زمخشری نے فضائل قرآن کے سلسلے میں رقم کیا ہے جن کے موضوع ہونے پر اہل علم کے نزدیک اتفاق موجود ہے مثلاً امام الواحدی سورۃ الرعد کی ابتداء میں اس سورت کی فضیلت پر الگ حدیث رقم کرتے ہیں جس کی سند میں ھارون بن کثیر کا تذکرہ ملتا ہے۔ یہ وہ راوی ہیں جو احادیث کو وضع کرتے تھے اور من گھڑت احادیث روایت کرتے تھے مقصد لوگوں کو ترغیب دینا تاکہ وہ سورتوں کو پڑھیں مگر فضیلت سے متعلق احادیث ان کے ہاں وضع کی جاتی ہیں۔

جیسا کہ ابن حجر بیان کرتے ہیں کہ سند میں یہ سلسلہ جس میں ھارون بن کثیر نے زید بن اسلم نے اپنے والد سے روایت کی ہو اور انھوں نے ابی امامہ سے انھوں نے ابی بن کعب سے روایت کی ہو وہ سلسلہ موضوع روایت کہلاتا ہے[28]

---

[22] - امام الواحدی، التفسیر الوسیط، ص ۳

[23] - ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی، تفسیر القرآن العظیم، تحقیق بسامی بن محمد سلامۃ (مصر: دار طیبۃ، ۱۴۲۰ھ) ج 1، ص ۴۳۷

[24] - عبداللہ بن کمدی الجزجانی، الکامل فی ضعفاء الرجل تحقیق: یحی مضتاد غزاوی، (بیروت: دار الفکر، ۱۴۰۹ھ)، ص ۵.

[25] - آپ کا اسم فرقد بن یعقوب السبخی کنیت ابو یعقوب البصری اور آپ کی نسبت البصرہ کے شہر سبخۃ سے ملتی ہے، آپ کا شمار صغار التابعین میں ہوتا ہے۔ آپ کی وفات بصرہ میں ۱۳۱ھ میں ہوئی۔ (ابن حجر، تہذیب التہذیب، ج ۸، ص ۳۶۲

[26] - ابن سعد الطبقات الکبری (بیروت: دار صادر)، ج ۷، ص ۳۴۲

[27] - بدر الدین عینی، مغانی الاخبار، تحقیق: محمد حسن محمد حسن اسماعیل، (بیروت دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۲۷ھ)، ج ۴، ص 31

[28] - اصمد بن علی بن حجر العسقلانی، لسان المیزان، تحقیق، عبد الفتاح ابو عدۃ (مصر: مکتب المطبوعات، الاسلامیۃ) ج ۶، ص ۱۸۱

تفسیر الوسیط میں الدخیل انبیاء سابقین کے حوالے سے اسرائیلی روایات کی صورت میں:

امام الواحدی نے تفسیر الوسیط میں بہت ساری اسرائیلیات کا تذکرہ کیا ہے۔ آپ کی تفسیر ان روایات سے بھری پڑی ہے اور آپ نے اس پر تعقیب بھی نہیں لگائی نہ اسکی جرح پر بات کی نہ حکم لگایا۔

مثلاً سورۃ اسراء کی آیت نمبر 7 کی تفسیر بیان کرتے ہوئے امام واحدی کہتے ہیں کہ فاذ جاء وعد الاخرۃ

دوسرے وعدے سے مراد دوسرا فساد ہے جو بنی اسرائیل میں یحیٰ بن ذکریا علیہ السلام کے قتل کے بعد پیدا ہوا بس اللہ نے ان پر بختنصر کو مسلط کیا جو بابلی اور مجوشی تھا۔ بدترین مخلوق شمار کی جاتی ہے۔ جس نے بنی اسرائیل میں تباہی مچادی قتل و غارت کا بازار گرم کیا اور بیت المقدس میں جنگیں کیں جو بدترین عذاب کی صورت میں ظاہر ہوا[29]

یہ روایت جو امام واحدی نے تفسیر میں نقل کی ہے اسرائیلی روایت ہے کیونکہ امام الرازی اپنی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ تاریخ شاہد ہے بختنصر حضرت عیسی رضی اللہ عنہ اور یحیٰ اور زکریا رضی اللہ عنھم سے پہلے وارد ہوا تھا[30]

اسی طرح امام القرطبیؒ نے بھی واحدی کے اس قول کی نفی کی ہے اور کہا کہ یہ بیان درست نہیں ہے کیونکہ یحیٰ علیہ السلام کا قتل حضرت عیسی علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد ہوا اور بختنصر حضرت عیسی علیہ السلام کے زمانے سے بہت پہلے آیا۔ جبکہ سکندر اور عیسی کے درمیان تین سو سال کا فاصلہ ہے۔ یہ رائے جو واحدی نے قائم کی ہے۔ علماء السیر اور روایات کو بیان کرنے والے ماہرین کے خلاف ہے[31]

یہ بات جو واحدی نے نقل کی تاریخ کے ماہرین جو ثبوت کی روشنی میں بات کرتے ہیں اس کے موافق نہیں ہیں۔ ہے بلکہ اس کے خلاف بات کرتے ہیں۔

تفسیر الوسیط میں الدخیل نبی کریم ﷺ اور صحابہ اکرامؓ سے متعلق روایات کی صورت میں:

1۔ زوجہ رسول ﷺ زینب بن جحش کے قصے میں اسرائیلی روایت

واحدی نے نبی کریم ﷺ کے واقعات میں بھی اسرائیلی روایات کو رقم کیا جیسا کہ سورۃ احزاب کی آیت 37 کی تفسیر بیان کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے زینب بنت جعش سے نکاح ان کو پسند کرنے کی وجہ سے کیا اور آپ ﷺ نے سابقہ انبیاء کی طرح۔۔۔۔ جیسے داؤد نے بنت سارح سے نکاح کیا آپ ﷺ نے بھی زینب بنت جحش سے نکاح کیا آپ سے حب اور آپ کے حسن سے متاثر ہو کر کیا جو زید کی طلاق کا سبب بنی[32]

آئمہ مفسرین نے اس قصے کی تردید کی ہے اور بیان کیا کہ اس کی کوئی اساس نہیں۔ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ یہ روایت سند کے اعتبار سے ضعیف ہے۔ 2۔ یہ بات آپ ﷺ کی عصمت کے خلاف ہے۔ 3۔ آپ ﷺ نے یہ نکاح اس رواج کو ختم کرنے کے لیے کیا جو عرب میں رواج پا گیا تھا کہ لے پالک یا منہ بولے بیٹے کی زوجہ سے شادی کو حرام تصور کرتے تھے تو آپ ﷺ نے اس تصور کو غلط ثابت کرنے کیلئے یہ نکاح کیا[33]

---

[29] ۔ الواحدی، التفسیر الوسیط، ج ۳، ص ۲۲

[30] ۔ الفخر الرازی مفاتیح الغیب، (بیروت: دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ) ج ۲۰، ص ۱۷۴

[31] ۔ ابو عبداللہ محمد بن احمد القرطبیؒ الجامع الاحکام القرآن، تحقیق: ہشام سمیر البخاری (ریاض: دار عالم الکتب، ۱۴۲۳ھ) ج ۲، ص ۱

[32] ۔ الواحدی، تفسیر الوسیط، ج ۳، ص ۴۷۲

[33] ۔ ابو شھبتہ، الاسرائیلیات والموضوعات فی کتب التفسیر، ص ۳۵۲۔ ۴۵۸

خلاصہ کلام:۔

خلاصے میں اہم نتائج مرتب کرنے کی کوشش کی گئی ہے

1۔امام الواحدی کی تفسیر میں تفسیر بالماثور کا پہلو زیادہ نمایاں نظر آتا ہے جس میں آپ ﷺ نے قرآن کی قرآن سے تفسیر کی

۲۔۔قرآن کی تفسیر حدیث النبوی ﷺ سے کی ۳۔قرآن کی تفسیر اقوال الصحابۃ اور تابعین سے کی۔۴۔اسباب النزول کے حوالے سے بات کی۔

۲۔آپ ﷺ نے تفسیر الوسیط کو اپنی دوسری تفاسیر البسط اور الوجیز کے بعد لکھا یہ تفسیر الوسیط دونوں سابقہ تفاسیر کا مجموعہ بھی تصور کی جاتی ہے۔

۳۔زیادہ الدخیل جو اس تفسیر میں نقل ہوئی وہ احادیث ضعیفہ کی صورت میں موجود ہے زیادہ تر حدیث کی اسناد میں ایسے راوی موجود تھے جو ضعیف تھے۔

۴۔امام الواحدی نے ضعیف اور موضوع روایات اور احادیث کو تفسیر میں بیان کیا اور اس پر تعقیب نہیں کی۔

۵۔امام الواحدی نے اپنے شیخ ثعلبی کے طریقے کو اپناتے ہوئے بہت ساری اسرائیلیات کو اپنی تفسیر میں نقل کیا نیز اپنی تفسیر میں اسرائیلیات کی تینوں قسموں کو تفسیر میں بیان کیا۔

۶۔زیادہ تر اخبار اور اسرائیلیات روایات بیان کی اور ان پر تحقیق نہیں کی۔نہ حکم لگایا۔حکم لگائے بغیر ان کو بیان کیا۔

۷۔یہ تفسیر متوسط ہے نہ طویل ہے کہ پڑھی نہ جائے اور نہ مختصر۔

۸۔اس تفسیر میں آپ نے قراءات،اسباب نزول،لغتہ سب علوم سے تفسیر کی۔

cc BY NC SA This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)